سوال

میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید میں کلمۃ "الفتنۃ" کئی سورتوں اور آیات میں باربار استعمال ہوا ہے ، توکیا اس کی تفسیر میں کوئی اختلاف ہے ، اوراس میں کون کون سے معنی پائے جاتے ہیں ؟

جواب

الحمد للہ

الفتنۃ کی تعریف :

اول :

لغت میں فتنہ کی تعریف :

ازھری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ : کلام عرب میں فتنہ کے جمیع معنی : ابتلاء ، امتحان ، کے ہیں ، اوراس کا اصل یہ ہے جیسا کہ آپ کہیں فتنت الفضۃ والذھب ، یعنی میں نے سونے اورچاندی کوآگ میں پگلایا تا کہ ردی اوراچھے کی تمیز ہوسکے ۔

اوراسی سے اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :

یومھم علی النار یفتنون یعنی انہیں آگ میں جلایا جائے گا ۔ (تھذیب اللغۃ 296/14) ۔

ابن فارس کا کہنا ہے : فاء ،تاء اورنون اصل صحیح ہیں جوکہ ابتلاء اورامتحان پردلالت کرتے ہیں (مقاییس اللغۃ 472/4) ۔

تولغت میں فتنہ کا اصلی معنی یہی ہے ۔

ابن اثیر رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

الفتنۃ : امتحان اوراختبار (آزمائش) کوکہتے ہیں ، اس کا کثرت سے استعمال ناپسندیدہ آزمائش میں نکلنے میں ہوتا ہے ، پھر اس کا استعمال گناہ ، کفر ، اورقتال ولڑائی ، جلانے اورزائل اور کسی چیز سے ہٹانے پرہونے لگا (النھایۃ 410/3) اورحافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے بھی فتح الباری میں اسی طرح بیان کیا ہے (3/13) ۔

اورابن اعرابی نے فتنہ کے معانی کی تلخیص کرتے ہوئے کہا ہے :

امتحان فتنہ ہے اورآزمائش بھی فتنہ ہے اورمال واولاد فتنہ ہے ، اورکفر اورلوگوں کا آراء میں اختلاف بھی فتنہ ہے ، اورآگ کے ساتھ جلانا بھی فتنہ ہے (لسان العرب لابن منظور) ۔

دوم :

کتاب وسنت میں فتنہ کے معنی :

1-ابتلاء اور اختبار کے معنی میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ

فرمان باری تعالی ہے : احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا و ھم لا یفتنون (کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ صرف ان کے اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے ؟) العنکبوت (2)

یعنی انہیں آزمائے بغیر ہی اور اسی طرح ابن جریر میں بھی ہے ۔

2-الصد عن السبیل والرد ، اللہ تعالی کے راستہ سے روکنے کے معنی میں : جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے :

واحذرھم ان یفتنوک عن بعض ما انزل اللہ الیک

آپ ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں وہ آپ کو اللہ تعالی کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کردیں ۔ المائدۃ (49)

امام قرطبی کہتے ہیں کہ : آپ کو روک اور ہٹا دیں ۔

3-عذاب کے معنی میں : جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاھدوا و صبروا ان ربک من بعدھا لغفور رحیم

جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ھجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بیشک آپ کا رب ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے ۔ النحل (110)

یہاں فتنوا ۔ عذبوا کے معنی میں استعمال ہوا ہے ،

4-شرک اور کفر کے معنی میں :

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان میں ہے :

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ

اور ان سے لڑو جب تک کہ شرک مٹ نہ جائے ۔ البقرۃ (193)

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اس کا معنی شرک ہے ۔

5-معاصی اور نفاق میں وقوع کے معنی میں :

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کے اس فرمان میں ہے :

ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی

لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں پھنسا رکھا تھا اور انتظار میں ہی رہے اور شک وشبہ کرتے رہے اور تمہیں تمہاری فضول تمناؤں نے دھوکے میں ہی رکھا ۔ الحدید (14) ۔

امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : تم نے اسے نفاق میں ڈال دیا اور معاصی اور شھوات کے استعمال سے اسے ہلاک کرڈالا ۔

6-حق کا باطل سے اشتباہ کے معنی میں :

جیسا کہ اللہ سجانہ وتعالی کے اس فرمان میں ہے :

والذین کفروا بعضھم اولیاء بعض الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر

کافر آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں ، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور زبردست فساد ہوگا ۔ الانفال (73) ۔

تو معنی یہ ہے کہ : اگر مومن کافر کے علاوہ دوستی نہیں لگائیں گے اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو تو زمین میں حق وباطل کے درمیان شبہ پیدا ہوجائے گا ۔ جامع البیان لابن جریر ۔

7-اضلال کے معنی میں :

جیسا کہ اللہ سجانہ وتعالی کے اس ارشاد میں استعمال ہوا ہے :

ومن یرد اللہ فتنتہ

اور جس کا اللہ تعالی کو گمراہ کرنا منظور ہو ، تو یہاں پر فتنہ کا معنی اضلال گمراہ کرنا ہے ۔ البحر المحیط لابی حیان (262/4) ۔

8-قتل اور قید کے معنی میں استعمال ہوا ہے :

جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان ہے :

وان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا

اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے ۔

یہاں پر کافروں کا مسلمانوں پر نماز میں سجدہ کی حالت میں حملہ کرنا مراد ہے تاکہ وہ انہیں قتل کردیں یا پھر قیدی بنالیں ۔ ابن جریر نے اسی طرح کہا ہے ۔

9-لوگوں میں اختلاف اور دلوں کا مخالف ہونا کے معنی میں :

جیسا کہ اللہ سجانہ وتعالی کے فرمان میں ہے :

ولاوضعوا خلالکم یبغونکم الفتنۃ

بلکہ تمہارے درمیان خوب گھوڑے دوڑاتے اور تمہیں فتنہ میں ڈالنے کی تلاش میں رہتے ۔

یعنی تمہارے درمیان اختلاف ڈالنے کی کوشش کرتے ، الکشاف (277/2) ۔

10-جنون کے معنی میں استعمال ہوتا ہے : جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

بایکم المفتون تو یہاں پر مجنون کے معنی میں ہے ۔

11-آگ سے جلانے کے معنی میں : اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے : ان الذین فتنوا المومنون والمومنات

بیشک جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو ستایا ۔ البروج (10)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

اس کی مراد سیاق وسباق اور قرائن سے معلوم ہورہی ہے ۔ فتح الباری (176/11)

تنبیہ :

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

وہ فتنہ جس کی اضافت اللہ تعالی اپنی طرف یا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کریں مثلا اللہ تعالی کا فرمان ہے :

وکذالک فتنا بعضھم ببعض

اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض سے آزمایا

اور موسی علیہ السلام کا قول ہے

ان ھی الافتنتک تضل بھا من تشاء وتھدی من تشاء

تو یہ اور معنی میں ہوگا جو کہ اللہ تعالی کی طرف سے اپنے بندوں کو خیر وشر اور نعمتوں اور مصائب سے ابتلاء اور امتحان وآزمائش کے معنی میں ہے ۔

تو یہ ایک رنگ ہے اور مشرکوں کا فتنہ اور رنگ ہے ، اور مومن آدمی کا فتنہ اس کے مال واولاد اور پڑوسی میں ہونا اس کا رنگ اور ہے ، اور وہ فتنہ جو اہل اسلام میں پیدا ہوتا ہے جیسا کہ علی اور معاویہ رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھیوں کے درمیان پیدا ہوا ، اور اہل جمل کے درمیان ، اور مسلمانوں کے درمیان حتی کہ وہ آپس میں لڑائی کریں یہ اور قسم ہے ۔ زاد المعاد (170/3)۔

واللہ تعالی اعلم .